بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۳۴۹

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

فی پرچہ ۱۵ پیسے

قیمت

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۶ جمادی الاوّل ۱۳۹۴ھ ۱۸ احسان ۱۳۵۳ ہش ۱۸ جون ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۳۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت شدید گرمی کے باعث ناساز ہے۔ احباب جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں نیز محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی احباب درد و الحاح سے دعائیں کریں۔

خدائی حفاظت حاصل کرنے کا طریق

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"یاد رکھو اسلام کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شعر لکھ رہے تھے۔ ایک مصرعہ آپؑ نے لکھا

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

اُسی وقت آپؑ کو دوسرا مصرعہ الہام ہوا

"اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

اِس الہام میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اگر جماعت تقویٰ پر قائم ہو جائے تو پھر وہ خود ہر چیز کی حفاظت کرے گا، نہ وہ دشمن سے ذلیل ہو گی اور نہ اسے کوئی آسمانی یا زمینی بلائیں تباہ کر سکیں گی۔ اگر کوئی قوم تقویٰ پر قائم ہو جائے تو کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی"۔ (الفضل ۲۷ دسمبر ۱۹۴۱ء مطبوعہ الفضل ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

استغفار سے بڑھ کر کوئی تعویذ اور حرز اور کوئی احتیاط و دوا نہیں

خدا تعالیٰ سے صُلح و موافقت پیدا کرو اور دُعاؤں میں مصروف رہو

(۱) "مَیں نصیحتاً للہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دُعائیں لگ جانے کے لئے کہو۔ استغفار ... مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۰۷)

(۲) "خوب یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کرو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو جن لوگوں کو کثرت اشغالِ دُنیا کے باعث کم فرصتی ہے ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے"۔

(۳) "اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں، جونہی وہ (اللہ کا خاص بندہ) توبہ استغفار کے ساتھ خدا کے آستانہ پر گر کر پناہ لیتا ہے تو اندر ہی اندر ایک رحم پیدا ہو جاتا ہے اور کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ اس کی محبّت کا بیج لوگوں کے دِلوں میں بو دیا جاتا ہے۔ غرض توبہ و استغفار ایسا مجرّب نسخہ ہے کہ خطا نہیں جاتا"۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۹۷، ۲۹۸)

(۴) اگرچہ سلسلہ اسباب کا اور ان کی رعایت درست ہے مگر مَیں کہتا ہوں کہ محدود العلم ضعیف انسان کہاں تک بچار بچار کر غذا اور پانی کا استعمال کیا کرے۔ میرے نزدیک تو استغفار سے بڑھ کر کوئی تعویذ اور حرز اور کوئی احتیاط و دوا نہیں۔ مَیں تو اپنے دوستوں کو کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے صلح و موافقت پیدا کرو اور دعاؤں میں مصروف رہو"۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۰۵)

ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں

اور اُس کے رسُول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"ہم مسلمان ہیں۔ خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں اور کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے قائل ہیں۔ اور خدا کی کتاب قرآن اور اُس کے رسول مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو جو خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ہے مانتے ہیں۔ اور فرشتوں اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں اور اہلِ قبلہ ہیں اور جو کچھ خدا اور رسولؐ نے حرام کیا، اُس کو حرام سمجھتے ہیں اور جو کچھ حلال کیا اُس کو حلال قرار دیتے ہیں۔ اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں اور ایک ذرّہ کی کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہنچا اُس کو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اُس کو سمجھیں یا اس کے بھید کو سمجھ نہ سکیں اور اُس کی حقیقت تک پہنچ نہ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مؤمن موحّد مسلم ہیں"۔

(نور الحق جزء اوّل صفحہ ۵)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ احسان ۱۳۵۳ ھش

دُعا کے مثمر بثمرات ہونے کا طریق

قبولیت دعا کا ایک سِر یہ بھی ہے کہ دعا کو پوری ہمت اور صبر و استقلال سے اُس حد تک پہنچانا ضروری ہوتا ہے کہ جس حد پر پہنچ کر وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید و نصرت کو کھینچ لاتی ہے۔ بہت سے لوگ اپنی دعا کو اُس حد تک تو پہنچاتے نہیں درمیان میں ہی ہمت ہار بیٹھتے ہیں اور پھر اس وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ نعوذ باللہ دعا میں کوئی تاثیر نہیں ہے یعنی دعا کرنا محض بیکار ہے اور اس سے کوئی کام نہیں بنا کرتا۔ ایسے لوگ اپنی بدبختی پر آپ مُہر کرتے ہیں اور ہمیشہ محروم ہی رہتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے لوگوں پر ان کی غلطی اور بدبختی کو واضح کرنے کے لئے قبولیتِ دعا کے اس سِر کو کہ اسے حصولِ فضل کا ذریعہ بنانے کے لئے کمال تک پہنچانا ضروری ہوتا ہے بعض بڑی ہی لطیف مثالوں سے واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حضورؑ دعا کو زمین میں بوئے جانے والے بیج سے تشبیہہ دیتے اور اس کے بتدریج درجۂ کمال پر پہنچنے کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دعا کی ایسی ہی حالت ہے جیسے ایک زمیندار باہر جا کر اپنے کھیت میں بیج بو آتا ہے۔ اب بظاہر تو یہ حالت ہے کہ اُس نے اچھے بھلے اناج کو مٹی کے نیچے دبا دیا۔ اُس وقت کوئی کیا سمجھ سکتا ہے کہ یہ دانہ ایک عمدہ درخت کی صورت میں نشو و نما پا کر پھل لائے گا۔ باہر کی دُنیا اور خود زمیندار بھی نہیں دیکھ سکتا کہ یہ دانہ اندر ہی اندر زمین میں ایک پودا کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانہ گل کر اندر ہی اندر پودا بننے لگتا ہے اور تیار ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا سبزہ اُوپر نکل آتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اسے دیکھ سکتے ہیں۔ اب دیکھو وہ دانہ جس وقت زمین کے نیچے ڈالا گیا تھا اسی ساعت سے وہ پودا بننے کی تیاری کرنے لگ گیا تھا۔ مگر ظاہر بین نگاہ اس سے کوئی خبر نہیں رکھتی۔ اور اب جبکہ اس کا سبزہ نکل آیا تو سب نے دیکھ لیا۔ لیکن ایک نادان بچہ اس وقت یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس کو اپنے وقت پر پھل لگے گا۔ وہ یہ چاہتا ہے کہ کیوں ابھی اس کو پھل نہیں لگتا۔ مگر عقلمند زمیندار خوب سمجھتا ہے کہ اس کے پھل کا کونسا موقع ہے۔ وہ صبر سے اس کی نگرانی کرتا اور غور و پرداخت کرتا رہتا ہے۔ اور اسی طرح پر وہ وقت آجاتا ہے کہ جب اُس کو پھل لگتا ہے اور وہ پک بھی جاتا ہے۔ یہی حال دُعا کا ہے اور بعینہٖ وہ اسی طرح نشو و نما پاتی اور مثمر بثمرات ہوتی ہے۔ جلد باز پہلے ہی تھک کر رہ جاتے ہیں اور صبر کرنیوالے مآل اندیش استقلال کے ساتھ لگے رہتے ہیں اور اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۱۷)

اس سے ظاہر ہے کہ دعا بتدریج اپنے کمال کو پہنچتی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا موجب بنتی ہے۔ دعا کوئی جنتر منتر نہیں ہے کہ زبان سے چند الفاظ کہہ دینے سے ہی چشم زدن میں دعا کرنے والے کو اس کی مراد مل جائے۔ دعا ایک بہت بڑی ریاضت ہے۔ صبر اور استقلال کے ساتھ دعا کو اُس وقت تک جاری رکھنا اور اسے بتدریج درجۂ کمال تک پہنچانا ضروری ہوتا ہے کہ جب وہ نتیجہ خیز ثابت ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی تائید و نصرت کو کھینچ لائے۔ اس لئے دعا کرنے والے پر سب سے اوّل یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بے صبری نہ دکھائے اور نہ دل برداشتہ ہو بلکہ عزم و استقلال کے ساتھ دعا میں لگا رہے اور اس فکر اور تلاش میں رہے کہ دعائے کامل کے لوازمات یعنی رقت، سوز و گداز اور درد و اضطراب کی کیفیت اسے میسر آئے۔ جو ایسا کرتا ہے اسے یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے اور بالآخر ایک وقت آ جاتا ہے جب اس کی دُعا قبول ہو کر اسے بامراد کر دیتی ہے۔ جو دل برداشتہ ہو کر ہمت ہار دیتا ہے اور بد دل ہو کر دعا کے سلسلہ کو منقطع کر دیتا ہے وہ سراسر گھاٹے میں رہتا ہے اسے وہ وقت اصفٰی میسّر نہیں آتا جس میں سوز و گداز اور رقت کی کیفیت وارد ہو کر رُوحِ انسانی پانی کی طرح آستانۂ الوہیت پر بہہ نکلتی ہے اور قبولیتِ دعا کے حظّ سے شاد کام کرنے کا موجب بنتی ہے۔

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"دعا کے لئے سب سے اوّل اس امر کی ضرورت ہے کہ دُعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوءِ ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ نہیں ہوگا۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے مگر دعا کرنے والے تھک گئے ہیں جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہوگیا ہے۔ پھر اس نامرادی کا یہاں تک برا اثر پہنچا کہ دعا کی تاثیرات سے انکار شروع ہوا۔ اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا اور وہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہوتا تو اس قدر عرصہ دراز تک جو دعائیں کی گئیں کیوں قبول نہ ہوئیں۔ مگر ایسا خیال کرنے والا اور ٹھوکر کھانے والا انسان اگر اپنے عدم استقلال اور تلوّن کو سوچے تو اُسے معلوم ہو جائے کہ ساری نامرادیاں اس کی اپنی ہی جلد بازی اور شتاب کاری کا نتیجہ ہیں جن پر خدا کی قدرتوں اور طاقتوں کے متعلق بدظنی اور نامراد کرنے والی مایوسی بڑھ گئی۔ پس کبھی تھکنا نہیں چاہیئے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۱۶، ۴۱۷)

پس منزل مراد تک پہنچانے والی حقیقت یہی ہے کہ انسان دعا کی قبولیت کے بارہ میں جلد بازی اور شتابکاری سے کام نہ لے بلکہ استقلال کے ساتھ دُعاؤں میں لگا رہے اور صبر سے خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت کا منتظر رہے۔ یہ صبر و استقلال اور یہ مداومت بالآخر اسے اس منزل پر لے آئے گی جب اسے اپنی دعا کا جواب مل جائے گا اور وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت کو اپنی آنکھوں سے نازل ہوتے دیکھ لے گا اور خدا کی جناب میں اس کی رُوح پکار اُٹھے گی۔

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

بولنے والا خُدا صرف اسلام کا خُدا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے جس نے کہا اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دُونگا۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ کوئی ہو ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہو وہ مجاہدہ کرے اور دُعاؤں میں لگا رہے آخر اُس کی دُعاؤں کا جواب اُسے ضرور دیا جاویگا۔"

(ملفوظات (فرمودہ ۸ جنوری ۱۹۰۲ء) جلد سوم صفحہ ۲۰۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق شرطِ ایمان ہے

محترم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل ربوہ

سرورِ انبیاء۔ نبیوں کے سرتاج پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم معراجِ انسانیت تھے۔ وہ کان قاب قوسین او ادنیٰ کے مصداق تھے۔ معراج کا واقعہ آپ کی عظمت اور اعلیٰ شان پر دلالت کرتا ہے۔ آپ نے تمام انبیاء کی امامت فرمائی جس کے معنے یہ تھے کہ آپ پیشوا یان رہبران ہیں۔ آپ روحانی پرواز میں وہاں تک پہنچے جہاں جبرائیل امین بھی نہ پہنچ سکے تھے اور انہیں یہ کہنا پڑا۔

اگر یک سر موے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

کہ اگر میں بال کے سرے کے برابر بھی آگے پرواز کروں تو تجلی باری تعالیٰ میرے پروں کو جلا دے۔

وہ برگزیدہ ہستی جس نے انسان کو با اخلاق انسان بنایا اور بااخلاق سے باخدا اور پھر خدا نما بنایا۔ وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان۔ ہماری اولاد اور اولادوں کی اولاد اور ہماری جانیں قربان وہ حسن و احسان کا مجسمہ تھا۔ وہ پیکر جمال و جلال تھا سلیمانؑ نے اس کی محبت میں گایا۔ داؤدؑ کے نغمے اس کے لئے تھے موسیٰؑ نے وہ تجلی دیکھنا چاہی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مقدر تھی اور موسیٰؑ نے آپ کی امت بننے کی خواہش کی تھی اور عیسےٰ علیہ السلام نے انہیں خبر دی تھی وہ کائنات کی تخلیق کی غرض تھے۔ وہ نہ آتے تو یہ جہانِ رنگ و بو ناقص رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپکے عشق کو معیارِ ایمان قرار دیا اور فرمایا اللہ اور اس کے رسول انہیں تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہوں فرمایا۔

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ
وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ
وَاَمْوَالُ ۣاقْتَرَفْتُمُوْهَا
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا
وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ
فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ
اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ
(توبہ آیت ۲۴)

ترجمہ:۔ کہہ دے اگر تمہارے آباؤ اجداد اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے اور اموال جو تم نے کمائے اور تجارت جس کے مندا ہونے سے تم ڈرتے ہو اور گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ اور اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ صادر کرے اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کی راہنمائی نہیں کرتا۔

یہ آیت بتلاتی ہے کہ خدا اور اس کا رسول دنیا وما فیہا سے زیادہ پیارا ہونا چاہیئے۔

بخاری میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

لا یؤمن احدکم حتی
اکون احب الیہ
من والدہ وولدہ
والناس اجمعین

اس وقت تک ایمان کا دعویٰ ہی عبث ہے جب تک خدا کا رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے والد اور اولاد سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

حضرت بانی سلسلہ نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عشق کی مے سے مخمور تھے اپنی جماعت کو یہی تعلیم دی آپ نے فرمایا:۔

"نوعِ انسان کے لئے اب کوئی اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"
(کشتی نوح)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکے عشق کا اندازہ اس تحریر سے سمجھئے جو آپ اپنی کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام میں عربی زبان میں فرماتے ہیں

"ما آذی قلبی شیٔ کاستہزاءہم
فی شان المصطفٰی وجرحہم
فی عرض خیر الوریٰ۔ وواللہ
لو قتلت جمیع صبیانی
واولادی واحفادی
باعینی وقطعت
ایدی وارجلی واخرجت
الحدقۃ من عینی
وابعدت من کل
مرادی واوفی وارنی ما کان
علیّ اشق من ذالک"

ترجمہ:۔ میرے دل کو کسی امر سے وہ تکلیف نہیں پہنچی جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے استہزاء اور آپ کی عزت پر حملوں سے پہنچتی ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے تمام بچے اور اولاد اور اولاد کی اولاد میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دی جائے اور میرے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے جائیں اور میری آنکھیں نکال دی جائیں اور مجھے میرے مقام سے محروم کر دیا جائے تو مجھے یہ تکلیف اس تکلیف سے زیادہ معلوم نہ ہو جو حضور کی شان میں ان کی بد زبانی سے ہوتی ہے"
(آئینہ کمالات اسلام ص۱۵)

اپنے ایک لیکچر میں جو آپ نے اپنی وفات سے کچھ پہلے شہر لاہور میں دیا آپ نے فرمایا۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور جنگلوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام نہیں کرنا چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے" (پیغام صلح)

آپ کے پہلے جانشین مولانا نور الدینؓ فرماتے ہیں آپ کے عشقِ رسول کا اندازہ کیجئے آپ بارگاہ الٰہی سے التجا کرتے ہیں۔

"رب العلمین میں التجا کرتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میری طرف سے ہزاروں ہزار بلکہ بے شمار صلوٰۃ و سلام و برکات کے ایسے تحائف بھیج کہ جن کو دیکھ کر میرے پیارے آقا! میری جان فدائی و آرزو سب سے زیادہ پیارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بہت خوش ہو جائیں جس کے تصور سے میرا دل ہمہ تن محو ہو" (مقدمہ مرقاۃ الیقین ص)

آپ کے دوسرے جانشین مرزا بشیر الدین محمود احمد فرماتے ہیں:۔

"ہم اللہ تعالیٰ کے بعد انہی سے اس سے محبت کرتے ہیں اور اس کے بعد سب سے زیادہ محبت ہمارے دل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اگر دنیا کی سب عزتیں اور دنیا کے سب تعلقات اور دنیا کے سب آرام ان کے لئے ہمیں چھوڑنے پڑیں تو یہ ہمارے لئے آسان ہو مگر ان کی ذات کی ہتک ہم برداشت نہیں کر سکتے"
([illegible])

آپ کے تیسرے جانشین جو اس وقت کے موجودہ امام فرماتے ہیں:۔

"ہمیں ہر مخلوق سے تعلق ہے ہمیں ہر شخص کی زندگی کے ساتھ پیار کرنا پڑے گا تا کہ اس کا دل جیت کر اسے پیار کرے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس کے لئے اپنی جانیں اور اپنے تمام وقت اور عزتیں اور اپنے اموال خرچ کرنے والے ہوں اور قربان کرنے والے ہوں"
(تعمیر بیت اللہ کے تئیس عظیم الشان مقاصد ص۱۳۹)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام سے متعلق آپ کا ایک مشہور خطبہ "صفات باری کے مظہر اتم۔ انسانیت کے محسن اعظم کی روحانی تجلیات" کے نام سے چھپ چکا ہے۔ جس میں آپ نے جماعت کو یہ نعرہ بلند کرنے کا فرمایا تھا خاتم الانبیاء زندہ باد۔ ختم المرسلین زندہ باد۔

میں اپنے مضمون کو بانئ سلسلہ کی اس تحریر پر ختم کرتا ہوں۔ خدا کرے یہی کیفیت ہر احمدی کو نصیب ہو [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری محمد عبدالعزیز صاحب ایم۔ اے (مرحوم)

(مکرم چوہدری محمد عبدالغنی صاحب سپرنٹنڈنٹ کمشنر آفس بہاولپور)

عاجز کے برادر بزرگ الحاج چوہدری محمد عبدالعزیز صاحب ۱۸ اور ۱۹ اکتوبر کی درمیانی شب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ڈاکٹر اور اطباء بعد ہر قسم کے امتحان اور تشخیص کے یہی کہتے رہے کہ تمام اعضاء درست ہیں۔ صرف خون کی کمی ہے جگر کا فعل سست ہے جس کے باعث کمزوری بڑھ رہی ہے۔ یہی کمزوری بڑھتی بڑھتی آخر جان لیوا ثابت ہوئی۔

میں جب رخصت گذار کر ۲۴ ستمبر کو واپس بہاولپور آنے کے لیے تیار ہوا۔ تو رات کو باوجود کمزوری کے اپنے مکان سے چل کر میرے مکان پر ملنے کے لئے تشریف لے آئے۔ گھر میں کافی دیر لیٹے رہے اور کہا کہ کل صبح سویرے آپ نے چلے جانا ہے۔ اس لئے یہ میرا ملنا ہو گیا۔ دن کے وقت مجھے نئے تعمیر شدہ مکان جو انہی کی سرپرستی میں تعمیر ہوا تھا کا حساب سمجھاتے رہے

برادرم صاحب مرحوم ومغفور کی طبیعت کا یہ ایک امتیازی خاصہ تھا کہ اپنے ذمہ کسی قسم کا بوجھ واجب الادا نہ رہنے دیتے تھے۔ انہیں چین ہی نہ آتا تھا جب تک کہ وہ اس قسم کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہ ہو لیتے۔ اس کے برعکس جو کچھ انہوں نے کسی سے لینا ہوتا تھا۔ تو اس بارے میں انتہائی ڈھیل سے کام لیتے۔ اگر کسی نے کچھ واپس کرنا ہوتا۔ تو فرماتے کہ اور کچھ دن اپنے کام میں لے آتے۔ کئی تعزیت کرنے والے احباب نے بتایا۔ کہ برادر محترم ان کی مالی امداد کے طور پر رقم دیتے تھے۔ تو بالکل بھول جاتے تھے۔ اور اگر وہ از خود لا کر واپس کرتے تو کہتے کہ کچھ اور عرصہ استعمال میں لے آؤ۔ اسی طور پر برادرم مرحوم غرباء کی امداد اس طریق پر کرتے کہ کسی کو خبر تک نہ ہوتی۔

برادرم صاحب مرحوم نے ۷۸ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ساٹھ سال کی عمر میں گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ صدر (آدھیوال) کے ہیڈ ماسٹر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ اور تقریباً چالیس سال کے قریب سرکاری محکمہ تعلیم کی ملازمت کی جس وقت برادرم صاحب اس محکمہ میں بطور ٹیچر بھرتی ہوئے تو آپ صرف ایف۔ اے پاس تھے بعد میں آپ نے اپنی محنتِ شاقہ سے بی اے کیا۔ اور پھر ایم۔ اے (فارسی) کیا۔

حصولِ علم کا آپ کو انتہائی شوق تھا۔ بلکہ دوسروں کو علم کے حصول کی ترغیب و تحریص دلاتے رہتے۔ چنانچہ خاکسار جب ۱۹۳۹ء میں ڈی۔ سی آفس جھنگ میں بھرتی ہوا۔ تو میٹرک پاس تھا۔ کہنے لگے کہ منشی فاضل کر کے بی۔ اے کر لو۔ میں نے کہا کہ میں نے میٹرک عربی کے مضمون کے ساتھ پاس کی ہوئی ہے فارسی کی الف ب تک نہیں جانتا۔ کہنے لگے کوئی بات نہیں ہے۔ کوشش کرو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامیابی دے گا۔ بلکہ ہمت اس طور پر بندھائی کہ فارسی آسان مضمون ہے۔ صرف محنت اور شوق درکار ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس طرح ہوا کہ برادرم صاحب کی دعاؤں سے میں نے نہ صرف منشی فاضل ہی پاس کیا بلکہ فرسٹ کلاس میں پاس ہو گیا۔ اور یونیورسٹی میں ساتویں پوزیشن حاصل کی۔ پھر تو گویا راستہ کھل گیا۔ ایف۔ اے کیا۔ اور پھر اچھے نمبروں پر بی اے کیا۔ جس پر برادرم مرحوم نے انتہائی خوشی کا اظہار فرمایا۔ پس مصداق الدال علی الخیر کفاعلہ میں یہی سمجھتا ہوں کہ جو کچھ بھی خاکسار نے حاصل کیا۔ اس کے حصول میں برادرم مرحوم کا معتد بہ حصہ تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ یہ تو میں نے اپنا واقعہ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر بیان کر دیا۔ جس طرح اس زمانہ میں استادوں میں عام رواج ہے کہ ٹیوشنوں کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی آمدنی میں اضافہ کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ برادرم صاحب نے ہرگز کسی کی ٹیوشن قبول نہ کی تھی۔ بلکہ درجنوں غریب طالب علموں کو بغیر کسی معاوضہ کے پڑھاتے رہے آپ کے محکمہ والے اکثر پیچیدہ معاملات میں آپ کی رائے سے استفادہ کرتے اس لحاظ سے برادرم صاحب کی حیثیت اپنے محکمہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ انفرادی اور ممتاز رہی۔ آپ اپنے محکمہ کے نہایت ہی دیانت دار اور قابل ہیڈ ماسٹر مشہور تھے۔

ہم تینوں بھائیوں میں سے سب سے پہلے اپنے دینی شوق۔ تحقیق و مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ۱۹۳۰ء میں حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت کی۔ اور اس عہد بیعت کو تا وفات کما حقہ نبھایا۔ آپ کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا بلکہ آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام حق کسی غیر احمدی تک کسی روز پہنچا نہ لوں کھانے کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔

احمدیت قبول کرنے سے قبل ہی نماز روزہ کے سختی سے پابند تھے۔ احمدیت کی قبولیت کے بعد تو ان کی نمازیں اور روزے ایک امتیازی رنگ پکڑ گئے۔ بیماری کی حالت میں انہوں نے کبھی نماز ضائع نہ کی۔ تہجد التزام کے ساتھ پڑھتے اور خاصہ حصہ رات کا نوافل کی ادائیگی میں گذارتے۔ ان کا [illegible] پڑھنا پھر اس وقت اللہ تعالیٰ کے حضور تضرع سے دعائیں کرنا قابل رشک تھا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اسلام نے ہر مسلمان کے لیئے پانچ وقت نماز میں بشرطیکہ وقار اور جملہ شرائط کے ساتھ ادا کی جائے۔ ایک گونہ ورزش مہیا کر دی ہے جو جسمانی ہلکی ورزش کے علاوہ روحانی ورزش بلکہ روح کی غذا ہے اور پھر اگر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں تمام تر توجہ خالق حقیقی کی طرف رکھی جائے۔ تو ایسی حالت میں تمام تر دورانِ خون سر کی طرف آ جاتا ہے اور اسی میں تمام تر روحانی اور جسمانی فائدہ ہے۔

آپ مالی قربانیوں کے میدان میں پیش پیش تھے۔ ۱/۷ حصہ کے موصی تھے جب سے انہوں نے احمدیت قبول کی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ اور قطعاً نہ ہوئے۔ غرباء کی امداد میں ہمیشہ کوشاں رہتے۔

برادرم مرحوم نے مع اپنی اہلیہ صاحبہ و منجھلے بھائی چوہدری محمد عبداللہ صاحب (ریٹائرڈ سیکشن آفیسر) اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے ۱۹۶۷ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ ان کا حرزِ جان تھا۔ چنانچہ تمام کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انہوں نے پڑھا بلکہ کئی ایک کتب کو تو متعدد بار پڑھا۔ کلام پاک کی تلاوت سے انہیں عشق تھا۔ قرآن پاک کی اکثر سورتیں انہیں حفظ تھیں۔ رات تہجد کی نماز میں کلام پاک کا وہ حصہ جو حفظ ہوتا پڑھتے۔ دوسروں کو قرآن شریف کو باقاعدگی کے ساتھ پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ کلام پاک کے تفسیری نوٹ تیار کرنا ان کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ ان کے تیار کردہ تفسیری نوٹ کتابچوں کی صورت میں ان کی لائبریری میں موجود ہے۔

برادرم صاحب صبح کی سیر کے سختی سے پابند تھے۔ صبح کی نماز سے فارغ ہوتے ہی سیر کو چلے جاتے اور کم از کم تین چار میل روزانہ سیر کرتے تھے بڑی اچھی صحت رکھتے تھے ہمیشہ خوش باش رہنا۔ خاندان کے بچوں کے ساتھ ان کی محبت اور پیار کی خاطر کھیلنا ان کا عزیز ترین مشغلہ تھا پھر ساتھ ساتھ ان کی تربیت بھی فرماتے رہتے کبھی رنج و ملال کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دیتے آخری بیماری لمبی ہو گئی۔ کمزوری حد سے بڑھ گئی نہایت صبر کے ساتھ برداشت کرتے رہے بلکہ اکثر ذکر الٰہی میں مصروف رہے۔

[illegible] ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ اپنے پرایوں کے لیئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاصا ڈھارس کا موجب بنے رہے۔ چنانچہ جب ستمبر ۱۹۶۹ء میں خاکسار کی اہلیہ کی وفات ہوئی تو مجھے غمزدہ دیکھ کر بار بار تسلی دیتے رہتے۔ میری عدم موجودگی میں میرے بچوں کا خیال رکھتے ان کی تربیت کرتے رہتے جب انہوں نے ہوش سنبھالی۔ رمضان شریف کے روزے پورے کے پورے رکھتے اور اگر کبھی بامر مجبوری کوئی روزہ رہ گیا تو بعد میں عذر دور ہونے پر انہوں نے تعداد روزہ رکھ کر پوری کر دی اسی دفعہ یہ پہلا رمضان شریف تھا کہ جب وہ روزہ رکھنے سے معذور ہو گئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ برادرم چوہدری محمد عبدالعزیز صاحب کی روح پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

بہترین آدمی

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے خود قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

(قیادت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

:(۴):

مسل نمبر ۲۱۷۳۱

مَیں محمد نظام الدین ولد حاجی شہاب الدین صاحب قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر ۷۴ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:- محمد نظام الدین 37/B اقبال ٹاؤن نارتھ ناظم آباد کراچی۔
گواہ شد:- قریشی فصیح الدین احمد سکرٹری مال جماعت احمدیہ ناظم آباد ۵ کراچی ۱۔
گواہ شد:- عبد الرشید شیدا ولد حافظ محمد افضل صاحب ناظم آباد - کراچی۔

مسل نمبر ۲۱۷۳۲

مَیں مرزا محمد دین ولد میرزا نظام دین صاحب قوم مغل پیشہ دوکانداری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن لانڈھی، کراچی - بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:- میرزا محمد دین ولد میرزا نظام دین صاحب 89/D عزیز گڑھ یا نہ سٹور - بھٹونگر - لانڈھی - کراچی۔
گواہ شد:- میرزا فضل الرحمٰن پریذیڈنٹ حلقہ لانڈھی کراچی ۳۔ گواہ شد:- چوہدری کرم دین زعیم انصار اللہ حلقہ لانڈھی کراچی۔

مسل نمبر ۲۱۷۳۳

مَیں آمنہ بیگم زوجہ میاں شمس الدین صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
۱- زیور طلائی وزنی ۱۱ تولہ ۸ ماشہ
قیمت -/۶۷۰۰ روپے
۲- حق مہر وصول شدہ -/۳۰۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۵ روپے ماہوار آمد بصورت وظیفہ بچوں کی طرف سے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:- آمنہ بیگم زوجہ میاں شمس الدین c/o کریم الدین بی۔ اے۔ محلہ پورن نگر گلی نمبر ۵ سیالکوٹ شہر۔
گواہ شد:- شمس الدین (خاوند موصیہ) سیالکوٹ۔ گواہ شد:- کریم الدین (پسر موصیہ) سیالکوٹ۔

اسلام اور قرآن کریم کی اشاعت کیلئے واقفین کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۱ نومبر ۱۹۶۶ء بمقام بشیر آباد احباب جماعت کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ:-

"ہم نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے بڑے بڑے مجاہدے کرتے ہیں۔ مالی قربانیاں دینی ہیں، وقت کی قربانیاں دینی ہیں اور زندگی بھی وقف کرنی ہے۔ دوسری طرف جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اتنے نہیں آرہے۔ باہر کا ہر ملک لکھ رہا ہے کہ یہاں لوگ ہماری طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ مبلغ کم ہیں ہماری طرف مبلغ بھجوائیں۔ خود یہاں پاکستان کی قریباً ہر جماعت لکھ رہی ہے کہ ہمارے پاس واقف عارضی بھجیں۔ ہیں نے مٹی اور آٹے کے بُت بناکر تو نہیں بھیجنے۔ جب تک جماعت اپنے بچے وقف نہ کرے گی۔ ... اُس وقت تک دنیا کی اور جماعت کی ضرورت پوری نہیں ہوسکتی۔ اِس سلسلہ میں ہمیں کسی قسم کی سُستی یا غفلت یا مُردنی کا ثبوت نہیں دینا چاہیئے۔" (الفضل ۱۵ دسمبر ۱۹۶۶ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تعلیم القرآن کی اہمیت کے بارہ میں
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تاکیدی ارشاد

"میں پھر تمام جماعتوں کو، تمام عہدیداران خصوصاً امراء اضلاع کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کا سیکھنا، جاننا، اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اسکی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قرب الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس میں آپ کو ایک دفعہ پھر آگاہ کرتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا نہ مرد نہ عورت نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔" (الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی پوری پوری تعمیل فرمائیں اسی سے جماعتی روحانی زندگی وابستہ ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

ھُوَالشَّافِی

دانت مت نکلوائیے

بفضلہ تعالیٰ جدید میڈیکل سائنس "کیوریٹو سسٹم" کی حیرت انگیز ادویات سے دانتوں کی تمام بیماریاں فوری اور مستقل طور پر ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

اینٹی پائیوریا } گوشت خورہ اور مسوڑھوں کی ہر خرابی کا علاج ہے۔

اینٹی کیریز } گھن والے کھوکھلے اور بدرنگ دانتوں کا علاج ہے۔

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور - کراچی

ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کلینک ربوہ فون ۹۰۲

اعلان دُعائے نعم البدل

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ نصیرہ بیگم کا اکلوتا بچہ عزیز مسعود احمد بعمر تقریباً چھ ماہ مورخہ ۹/۴ کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور والدین کو نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(خاکسار ملک بشیر احمد جہلمی انسپکٹر مالی وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر آفتِ سماوی اور ارضی سے محفوظ کرنے والی ایک بڑی ہی کامل دعا

اے ہمارے ربّ مضرّتوں سے ہماری حفاظت کر ہماری نصرت اور مدد کو آ اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نواز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۴ر اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۴ر اکتوبر ۱۹۶۸ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دعا رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا کی نہایت لطیف تشریح بیان فرمائی۔ خطبہ کے آخر میں حضور نے فرمایا:-

"انسان کی حفاظت کے لئے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ممد و معاون ہو اسلئے فرمایا کہ تم یہ دعا کرو کہ اے ہمارے رب تو ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے (اور یاد رکھو کہ حفاظت تیری ہی سب حفاظتیں ہیں) اور تیری حفاظت میں وہی آسکتا ہے جسے تیری مدد اور نصرت مل جائے کیونکہ تیری مدد اور نصرت کے بغیر ایسے سامان پیدا نہیں ہوسکتے کہ انسان کو تیری حفاظت حاصل ہو اور تیری مدد اور نصرت کوئی انسان اپنے زور سے نہیں لے سکتا اس کے لئے ضروری ہے کہ تو اس کی طرف رجوع برحمت ہو تو اُسے اپنی رحمتوں سے نوازے۔

غرض اس دعا میں اللہ تعالیٰ نے توحید کا سبق ہمیں دیا اور ربوبیتِ تامہ کی طرف ہمیں متوجہ کیا اور ہمیں بتایا کہ تمام اشیاء (مخلوقہ) مضرت اسی وقت پہنچاتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کا اذن مضرت پہنچانے کا ہو اور تمام نفع مند چیزوں سے انسان صرف اسی وقت نفع حاصل کرسکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا بھی یہ منشاء ہو کہ وہ ان سے نفع حاصل کرے۔ اس لئے خدا سے یہ دعا کرو کہ اے ہمارے ربّ مضرّتوں سے ہماری حفاظت کر نفع ہمیں پہنچا۔ ہماری نصرت اور مدد کو آ اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نواز۔

یہ دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً سکھائی گئی ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ یہ اسمِ اعظم ہے کیونکہ اس میں ربوبیتِ تامہ اور سچی توحید کو بیان کرنے اور اس کا اقرار کرنے کے بعد انسان دعا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور تین بنیادی چیزیں اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے۔

(۱) ایک اس کی حفاظت
(۲) ایک اس کی نصرت
(۳) اور ایک اس کی رحمت

اور جو شخص اپنے ربّ کی ربوبیت کا عرفان رکھتا ہو اور اپنے خادم اور عاشق ہونے کا احساس رکھتا ہو اس کے دل میں ایک تڑپ اور ایک آگ ہو جو ایک عاشقِ صادق کے دل میں ہوتی ہے اور وہ یہ جانتا ہو کہ اپنے ربّ سے تعلق قائم کئے بغیر میری زندگی بے معنی اور لایعنی ہے اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ میری زندگی کا مقصد صرف اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ میرے ساتھ تین حُسنِ سلوک کرے مجھ پر تین احسان کرے ایک تو وہ میری حفاظت کی ذمہ داری لے لے دوسرے وہ ہر وقت میری نصرت اور مدد کے لئے تیار رہے نمبر (۳) ہر وقت اپنی رحمتوں سے مجھے نوازتا رہے۔

پس یہ ایک بڑی کامل دعا ہے یہ ہمیں سچی توحید سکھاتی ہے۔ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ کوئی مضرت کوئی دُکھ کوئی ایذاء ہمیں پہنچ نہیں سکتی نہ انسانوں کی طرف سے اور نہ اشیائے مخلوقہ کی طرف سے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہو اور کوئی نفع ہمیں حاصل نہیں ہوسکتا جب تک اس کی مرضی نہ ہو۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھتا رہے گا وہ ہر ایک آفت سے محفوظ رہے گا اس لئے میں آج اس دعا کا مختصراً مفہوم بیان کرنے کے بعد اپنے دوستوں کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کثرت کے ساتھ اس دعا کو پڑھیں تا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجائیں تا خدا ہر وقت ان کے ساتھ ان کی مدد اور نصرت کے لئے کھڑا رہے اور اس کی رحمت ان کو اس طرح گھیر لے جس طرح نور اسی چیز کو چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرے کہ وہ نور کے ہالہ کے اندر آجائے جس طرح سمندر کی تہ پانی سے بھری ہوئی ہے اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت انسان کو ڈھانپ لے اور اس کی نصرت اسے مل جائے اور وہ اس کی حفاظت میں آجائے تو نہ کوئی چیز اسے مضرت پہنچا سکتی ہے اور نہ کوئی چیز دُکھ دے سکتی ہے۔ نہ کوئی انسان اسے ایذاء دے سکتا ہے اور نہ اس کی مخلوقات میں کوئی مخلوق اس کو دُکھ دے سکتی ہے صرف اس صورت میں انسان اس کی بنائی ہوئی اشیاء سے اور اس کی مخلوقات سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے اور آرام پا سکتا ہے اور صرف اسی صورت میں اس کی ربوبیت کامل اور مکمل طور پر اسے حاصل ہوسکتی ہے اور وہ وہ بن سکتا ہے جو خدا اسے بنانا چاہتا ہے یا جس کی استعداد اللہ تعالیٰ نے اسے دی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس دعا کے صحیح مفہوم کے سمجھنے اور اسے التزام کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا کرے اور خدا کرے کہ اس دعا کے پڑھنے کے بعد وہ نتیجہ نکلے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خلوصِ نیت کے ساتھ اس دعا کو پڑھنے والے کے حق میں نکلتا ہے یعنی ہر آفتِ سماوی اور ارضی سے محفوظ ہوجائیں اور شیطان کے سب حملے جو ہم پر کئے جائیں وہ ناکام ہوجائیں اور انسان بھی ہمارے فائدہ کے لئے کام کرنے والے ہوں اور دوسری مخلوق بھی ہمارے فائدہ کے لئے مسخّر نظر آئیں۔ اللّٰھم آمین۔

(الفضل ۱۳ر مارچ ۱۹۷۱ء)

قومی اتحاد کو نقصان پہنچانے والوں کا ایک افسوسناک ہتھکنڈہ

ایسے نازک وقت میں جبکہ بڑھتے ہوئے بیرونی خطرات کے پیشِ نظر قومی اتحاد کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے بعض عناصر اور اخبارات اِس اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے سلسلہ میں عجیب وغریب ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں۔ ان ہتھکنڈوں کو استعمال کرنے کے ضمن میں وہ خلافِ آئین اور خلافِ قانون اقدامات کرنے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔

مثال کے طور پر آجکل روزنامہ "نوائے وقت" لاہور اپنے اخبار کے صفحہ اوّل پر بعض تجارتی تنظیموں کی طرف سے جلی حروف میں ایسے اشتہارات بہت نمایاں کرکے شائع کر رہا ہے جن میں عوام کو یہ تلقین کی جارہی ہے کہ وہ احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ کردیں۔ ان کے ساتھ لین دین، خرید وفروخت اور میل ملاپ کا سلسلہ یکسر منقطع کردیا جائے۔ پاکستانی عوام کے مابین منافرت پھیلانے کی یہ مذموم کوشش اِس بات کے علی الرغم کی جا رہی ہے کہ پاکستان کے آئین میں تمام شہریوں کو معاشرتی حقوق کی پوری پوری ضمانت دی گئی ہے۔ پھر آئینِ پاکستان کی اِس صریح خلاف ورزی پر مبنی منافرت پھیلانے کی یہ مہم اخبار مذکور جلبِ منفعت کی غرض سے چلا رہا ہے۔ ظاہر ہے یہ اشتہارات بھاری رقوم وصول کرکے شائع کئے جا رہے ہیں۔ اِس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس اخبار کے نزدیک ملکی مفاد اور قومی اتحاد اگر بھاڑ میں جاتا ہے تو جائے، نااتفاقی اور باہمی منافرت کے نتیجہ میں بیرونی خطرات مہیب صورت اختیار کرتے ہیں تو کریں اُس کی تجوری بھری رہنی چاہیئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اِس سے زیادہ مُہلک نقطۂ نظر اور اس سے زیادہ تباہ کُن طرزِ عمل اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے محبِّ وطن عوام کو ان مذموم ہتھکنڈوں کی مضرّت سے محفوظ رکھے اور انہیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ قومی اتحاد کو نقصان پہنچانے والے عناصر کے بہکاوے میں بالکل نہ آئیں بلکہ امن وسکون اور باہمی محبت واخوت کی فضا کو فروغ دے کر قومی اتحاد کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲